# ہندومت، یہودیت اور اسلام کے عقیدہ آخرت کا تحقیقی جائزہ

# Hinduism, Judaism and Islam, Research review about the Day of Judgment


***Dr. Muhammad Anees Khan***
Assistant Professor Department of Islamic & religious studies، Hazara University,Mansehra.
manees332@gmail.com
***Dr. Qari Muhammad Fayyaz***
Assistant Professor Department of Islamic & religious studies، Hazara University,Mansehra
drfayyaz1970@gmail.com


ISSN
2708-6577


***Abstract***

*Religion plays a pivotal role in Human life. When human in this world face some problems, religion is the first option for him, not only to solve their problem but to also give them mental relief. Human being is the representative of Allah on earth. After performing their duty, at the end of life he will be ask because each and every one is responsible for their deeds and that day call "Day of Judgment". Semitic and non-Semitic religions have some similarities; life after death is one of them. In non-Semitic religions Hinduism consider the oldest religion of the world. It has a large number of doctrines. In the same way Judaism and Islam consider Semitic religions. These religions have a distinctive way of life. But still there is some Conjunctive beliefs between these Semitic and non-Semitic religions. What are these conjunct rules which are consider Couplet? Is Semitic and non-Semitic religion have same idea about the Day of Judgment? This paper will describe a brief idea about the "Day of Judgment" in Hinduism, Judaism and Islam.*


**Key Words:** *Day of Judgment .Hinduism, Judaism and Islam.*

**عقیدہ آخرت کا لغوی معنی:** مذاہب کے بنیادی عقائد میں ''آخرت کا عقیدہ'' ایک اہم مقام رکھتا ہے۔لغت کے اعتبار سے لفظ'' آخر'' کا معنٰی سب سے بعد کے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں بھی ایک نام ''آخر'' ہے جس کی لغوی معانی کہ صرف وہ ایک ذات ہی آخر میں باقی رہے گی اور باقی سب مخلوقات اس دنیاسے فناہونے والی ہے''۔[1] اسی طرح اردو لغت ''قاموس مترادفات''میں آخرت کے لئے مختلف الفاظ جیسے ''یوم الدین ،دارالبقا، عالم بالا''وغیرہ استعمال ہوئے ہیں۔[2]

**ہندومت اور آخرت کا عقیدہ:**

تقریباتمام مذاہب میں عقیدہ آخرت کا تصور ایک خاص شکل میں پایاجاتا ہے کیونکہ تمام مخلوق نے اس دنیاسے ایک نہ ایک دن رخصت ہوناہے اور یہ قانون بھی واضح ہے کہ ہر مذہب آخرت کا تصور مختلف انداز سے بیان کررہاہے۔ہندومت، جس کے مذہبی قوانین میں آخرت کے بارے میں کافی تفصیل ملتی ہے اگرچہ نظریات مختلف ہیں لیکن ہم اس عقیدے کو تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں ۔پہلا''پتریانا[3]'' جو باپ داداکے بتائے ہوئے طریقے پر چلتے ہیں۔دوسرا وہ لوگ جو'' برہما[4] یاایشور[5]'' کی عبادت اُخروی نجات کی غرض سے کرتے ہیں ۔ تیسرے قسم کے لوگ زندگی میں بُرے کام کرتے ہیں لہذاان کا ٹھکانا''ترتیانا استھانا(Tirtyna sthana)ہے۔یعنی''

خوشی، روشنی، غم"۔[6] ان تین اصولوں میں کسی ایک اصول کے تحت اُن کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہو گا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہندومت مذہب فاسق انسان کی تباہی کے لیئے دعا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔[7] انسان اپنی زندگی میں موت کو ایک حقیقی سچ کی طرح مانتے ہیں، کھانا وغیرہ چھوڑنے سے ہم مر جائیں گے، لہذا ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم کچھ کھا پی کر اپنے آپ کو زندہ رکھیں۔ ہندومت میں بھی یہ تصور ایک مختلف نظریئے سے پایا جاتا ہے[8]۔ لہذا موت کے بعد اُونچے مقام تک پہنچنے کے لئے دعاؤں پر زور دیا گیا ہے۔[9] وید میں موت کو ایک "اُستاد" کے حیثیت سے دکھایا گیا ہے۔[10] لہذا مذہبی کتابوں میں ہر جگہ پر گناہوں کی معافی مانگنے کا درس ملتا ہے۔[11] اُونچے مرتبے کو حاصل کرنے کے لئے قربانی سے پہلے ہندومت اس بات کو تاکیداً بیان کرتا ہے کہ " قربانی کے وقت خالص دعا سے انسان اُونچے آسمانوں میں مقام پالیتا ہے۔ جہاں پر وہ خوش و خرم زندگی بسر کرے گا"۔[12] اسی طرح آخرت کے حوالے سے اُپنشد میں بھی کئی احکام بیان ہوئے ہیں۔" Talavakara-Upanishad" میں بتایا گیا ہے کہ اگر انسان کائنات اور انسان کے پیدا کرنے کا مقصد جان گیا تو کامیابی ہے اور اگر وہ اس حقیقت کو نہ جان سکا تو اس کے لئے دوسری زندگی میں بڑی تباہی ہے۔ لہذا عقل والے لوگ آخرت کے بارے میں سوچتے ہیں [13] کیونکہ عقیدے کے مطابق یہ دنیا اور اس مخلوق میں کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔[14] ہندومت کے تعلیمات میں اس دنیا کو صرف عیش و عشرت دکھایا گیا ہے[15] اور جو لوگ اس عیش و عشرت میں مبتلا ہو جائیں ان کا ٹھکانا جہنم قرار دیا گیا ہے۔[16] آخرت کے عقیدے کا اصل مقصد یہ قرار دیا گیا ہے کہ انسان کو ڈرایا جائے تاکہ وہ اپنے اعمال کو ٹھیک کرے لہذا جہالت میں مبتلا انسان دیوی دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں اس لئے اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بدترین جگہ ہے۔[17] عقیدہ آخرت پر زور دیتے ہوئے "خواہش، غصہ اور لالچ" کو جہنم کا راستہ قرار دیا گیا ہے اور انسان کو فلاح حاصل کرنے کے لئے ان دروازوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔[18] اسی طرح موت سے ڈرنا اور موت کے بعد انعامات کے ملنے کا تفصیلاً ذکر کر کے[19] اس بات کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ سب مخلوقات فنا ہو جانے کے بعد صرف ایک خدا کی ذات باقی رہے گی۔ Damodar Sharma[20] " لکھتے ہیں کہ "سوچ وبچار کرنے کے بعد یہ یقین ہو جاتا ہے کہ سب کچھ ختم ہو گا البتہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہے گی"۔[21] لہذا آخرت کے عقیدے سے مراد "حق کو پہچاننا" ہے اور اس حقیقت تک پہنچنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں ۔ اس حقیقت کے بارے میں گیتا میں ایک وضاحت یہ بیان کی گئی ہے کہ " عقیدت کے ذریعے وہ میری اصل کو جان لیتے ہیں کہ میں کون اور کس طرح ہوں اور میری حقیقت کو پہچان کر وہ فوراً حق تک پہنچ جاتا ہے"۔[22] الغرض ہندومت آخرت کے تصور کے بغیر نامکمل ہے اور انسان اپنے کردہ افعال کا اس دنیا میں یا دوسری دنیا میں نتیجہ حاصل کرے گا لہذا دوسری زندگی کا انحصار اس زندگی پر ہے اس لئے بدقسمتی اور مصیبتوں کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نہیں بلکہ انسان خود ہے۔[23]

**یہودیت اور عقیدہ آخرت:**

سامی ادیان میں "آخرت کا عقیدہ" مشترکہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس عقیدے کو ماننے والا انسان اللہ اور انبیاء کے بیان کردہ راستے پر چلتا ہے اور آخرت میں اَجر کا طلب گار رہتا ہے۔ یہودیت کی مذہبی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم کے بتائے ہوئے راستے سے یہ لوگ مکمل طور پر ہٹ چکے ہیں۔[24] ہمیشہ سے بنی اسرائیل خیالات خام میں مبتلا پائے گئے ہیں اپنے آپ کو جلیل القدر انبیاء، اولیا اور بزرگ لوگوں سے نسبت رکھنے اور جھوٹے بھروسوں نے اُن کو سیدھے راستے سے ہٹا دیا ہے لہذا آخرت کے بارے میں ان لوگوں کی سوچ مکمل طور پر تبدیل ہو چکی ہے۔[25] حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل چیز ایمان اور نیک اعمال ہیں لہذا وہاں پر فیصلہ مردم شماری کی بنیاد پر نہیں ہو گا۔ [26] دوسری طرف انسان کے فانی ہونے اور اللہ تعالیٰ کے لافانی ہونے پر یہودی مذہب کے پیروکاروں کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے اور موت کے

بعد دوبارہ زندگی کے حوالے سے بحث ملتی ہے۔[27] یہودی مذہب کے مطابق جزاو سزا کے دن اللہ تعالیٰ تمام قوموں کے ساتھ انصاف کرے گا[28] لہذا انسان اس دنیا میں خوشی کے ساتھ زندگی تو بسر کر رہا ہے لیکن ایک نہ ایک دن اس انسان نے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جواب دینا ہو گا۔[29] یہی جواب دہی کا تصور کتاب متیٰ میں ملتا ہے۔[30] لہذا اس دنیا میں تمام واجبات ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔[31] حساب کتاب کے اس مشکل مرحلے میں انسان کو اپنے اعمال کی فکر ہو گی۔ نیک لوگ اس مرحلے میں مشکل سے دوچار ہوں گے تو گناہ گار کا کیا ٹھکانا ہو گا۔[32] لہذا اُس نفسا نفسی کے دور میں جب انسان کو رب کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اُسے اپنے اعمال کا بدلہ مل جائے گا[33] بُرے اعمال والوں کو جہنم بھیج دیا جائے گا[34] جہاں صرف تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا کرنا ہو گا۔[35] اس ترقی یافتہ دور میں انسان اپنی مذہبی ذمہ داریوں سے بھاگتا جارہا ہے جو کہ نہ صرف دنیاوی نقصان بلکہ آخروی نقصان کا بھی سبب بنتا جارہا ہے۔ شاید اسی تصور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہودی مذہب کو تاہی میں مبتلا انسان کے لئے، جہنم کے اندھیروں میں دھکیلنے کا قانون بیان کرتا ہے۔[36] لیکن دوسری طرف یہودی تاریخ میں تحریف کا سلسلہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے کیونکہ صدوقی گروہ آخرت کا منکر نظر آرہا ہے۔ اپنی مقدس کتابوں میں مختلف جگہوں پر تحریف کرکے یہ لوگ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف زندہ لوگوں کا خدا ہے مردوں سے اُس کا کیا لینا دینا۔[37] لہذا قرآن نے ان لوگوں کے حوالے سے فرمایا کہ یہ لوگ علم سے محروم ہیں۔ یعنی " اور بعض ان میں بے پڑھے ہیں کہ خبر نہیں رکھتے کتاب کی، سوائے جھوٹی تمناؤں کے اور انکے پاس خیالات کے سوا کچھ نہیں "۔[38] جب کہ خود تورات بھی یہی اصول بیان کرتا ہے کہ بُرے لوگ جہنم جب کہ نیک لوگ جنت میں جائیں گے۔[39] لیکن ہمیشہ سے یہ لوگ کہتے ہیں کہ روز قیامت یہودی مذہب کے لوگ اللہ کے قریب ہونگے اور جو معمولی گناہ کئے ہیں وہ ہمارے بزرگوں کے واسطے سے بخش دیئے جائیں گے۔ قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے۔[40] جب کہ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ اگر سزا ملی بھی تو بہت تھوڑی ہو گی۔[41] اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ انکی اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں: ("ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْلَن ------- ")۔[42] یعنی " یہ اس واسطے کہ کہتے ہیں کہ ہمیں دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔ مگر چند دن گنتی کے اعتبار سے اور یہ لوگ اپنی بنائی ہوئی باتوں کی وجہ سے دین سے بہکے ہوئے ہیں "۔ لہذا یہ لوگ حق کا انکار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یعنی " کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو ملا کچھ ایک حصہ کتاب کا ان کو بلاتے ہیں اللہ کی کتاب کی طرف تاکہ وہ کتاب ان میں حکم کرے پھر منہ پھیرتے ہیں بعضے ان میں سے تغافل کر کے "۔[43] ان لوگوں کے اس عقیدے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ("وَلَمَّا جَاءهُمْ كِتَابٌ ---------- كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّه عَلَى الْكَافِرِينَ ")۔[44] یعنی " اور جب پہنچی انکے پاس اللہ کی کتاب، جو اس کتاب کو سچا بتاتی ہے جو انکے پاس ہے اور پہلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے، پھر جب پہنچا ان کو جس سکو پہچان رکھا تھا تو اس سے انکار کیا، سو منکروں پر اللہ کی لعنت ہے "۔ چنانچہ یہودی لوگ شرک کے مرتکب ہو کر اپنے آپ کو اللہ کی اولاد کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یعنی " اور کہتے ہیں یہود اور نصاریٰ ہم بیٹے ہیں اللہ کے اور اسکے پیارے "۔[45] اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیئے عذاب تیار کیا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ سچے ہیں تو موت کی تمنا کریں۔ " قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ ------ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ "۔[46] یعنی " کہہ دے کہ اگر تنہا سوا اور لوگوں کے اللہ کے ہاں تمہارے واسطے آخرت کا گھر ہے۔ تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچ کہتے ہو "۔[47] لہذا دنیا کی محبت میں یہ لوگ آخرت کو بھول چکے ہیں جب کہ آخرت سے محبت رکھنے والے موت سے ڈرتے نہیں۔ یہ ایک طرح سے اللہ سے دشمنی رکھنے کے مترادف ہے پس یہ لوگ اللہ کے بھی دشمن ہیں۔[48] الغرض یہودی مذہب کے پیروکار اپنی آرزوؤں کو مدنظر رکھ کر نافرمانی کرتے رہے۔ چاہے سبت کے دن کی نافرمانی

ہو[49] یا احکامات اور مذہب کو ایک جزو سمجھنا ہو[50] یا دنیاوی مفاد کے لئے اللہ کے قوانین کے بعض حصوں کو قبول کرنا اور بعض کو رد کرنا ہو۔[51] یا موت سے ڈرنے کی وجہ سے لمبی عمروں کا چاہنا، ان یہودیوں کا طریقہ کار بن گیا ہے۔[52] نافرمانیوں اور من مانیوں میں اس حد تک گئے کہ اللہ کے معزز فرشتے جبرائیل امین کے ساتھ دشمنی کرنے لگے[53] اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حسد کرنے لگے۔[54] ان نافرمانیوں کے باوجود یہ لوگ جنت کی تمنا رکھتے تھے۔[55] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عادت کا فیصلہ روز قیامت کو ہو گا۔[56] انہوں نے حضرت ابراہیم کے راستے پر چلنے کی بجائے شیطان کے راستے کو ترجیح دی[57] حق کو چھپا کر باطل کو ترجیح دی۔[58] حق کی تبلیغ کے لئے ان کے پاس کتاب اور انبیا بھی بھیجے گئے مگر ان لوگوں نے دین کی پہچان نہیں کی۔[59] لہذا اپنے آپ کو سیدھے راستے سے ہٹانا ہی ان کی تباہی کا سبب بنا۔[60] کتب مقدسہ کا صحیح حصہ جس کی گواہی قرآن دیتا ہے وہ آج بھی ٹھیک ہے[61] چنانچہ جب بھی یہودی پیروکاروں کو اللہ کے قانون کی طرف بلایا گیا تو ان لوگوں نے انکار کیا۔[62] اللہ تعالیٰ نے یہود کو تمام مخلوقات پر فضیلت دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن ان لوگوں نے اپنی جانوں کا سودا اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہ کرنے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی دعوت کو بھی مسترد کر دیا جب کہ مقدس کتابوں میں حضور ﷺ کے آنے کی خبر ان کو مل چکی تھی[63] لیکن ان کا ضمیر عیاری میں مبتلا تھا اور کہتے تھے کہ " ہم پر ان جاہلوں کے حق کا کوئی گناہ نہیں "۔[64] اللہ تعالیٰ نے کیا ہوا وعدہ یاد دلا کر فرمایا: (''يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوانِعْمَتِيَ الَّتِي ------------ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ'')۔[65] یعنی " اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے، اور تم پورا کرو میرا اقرار تو میں پورا کروں تمہارا اقرار اور مجھ ہی سے ڈرو"۔ اور اسی طرح ایک مقام پر اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:" اور اس وقت کو یاد کرو جب تیرے رب نے خبر کر دی تھی، کہ ضرور بھیجتا رہے گا، یہود پر قیامت کے دن تک، ایسے شخص کو کہ ان کو برا عذاب دیا کرے، بیشک تیرا رب بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے "۔[66] الغرض یہودی مذہب کے اصل عقائد تقریباً ختم ہو چکے ہیں نہ ان کے ساتھ مذہبی کتاب اصل شکل میں موجود ہے اور نہ قانون۔[67]

**دین اسلام اور عقیدہ آخرت:**

دین اسلام کے عقائد میں آخرت کے عقیدے کو اہم مقام حاصل ہے۔ ایک روز اس دنیا کی تمام مخلوقات نے ختم ہو کر پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ آخرت کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن مومن کی یہ تعریف پیش کرتا ہے کہ( يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ[68] (یعنی " یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں "۔ دین اسلام آخرت پر یقین رکھنے والوں کے لئے بڑے اجر کی بات کرتا ہے[69] اور یہی لوگ ہی ہدایت پاسکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'') مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ------- فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِين ('' ۔[70] یعنی " جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور قائم کرے نماز کو اور دیتا رہے زکوٰۃ اور سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈرا سو امیدوار ہیں وہ لوگ کہ ہوویں ہدایت والوں میں "۔ عقیدہ آخرت کا تصور، انسان کی دنیاوی زندگی کو با مقصد بنا دیتی ہے اس دین کے پیروکار ہر کام یہ سوچ کر سر انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی۔(''إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ --- كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ(''۔[71] یعنی " قیامت بیشک آنے والی ہے میں مخفی رکھنا چاہتا ہوں اُس کو تا کہ بدلہ ملے ہر شخص کو جو اُس نے کمایا ہے "۔ جب کہ آخرت کا انکار کرنے والے یہ سوچتے ہیں کہ جب ہمارے جسم زمین کے ساتھ مل جائیں گے تو ہم پھر کس طرح زندہ ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اور کہتے ہیں کیا جب ہم رل گئے زمین میں کیا ہم کو نیا بننا ہے؟ کچھ نہیں وہ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں۔ تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا، جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف پھر جاؤ گے "[72] لہذا ہر انسان کی موت کا وقت اللہ کے علم

میں ہے اس میں نہ پہل ہو سکتی ہے اور نہ تاخیر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (''وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ -----لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ(''۔[73] یعنی'' اور ڈھیل دے تم کو ایک مقرر وعدہ تک وہ وعدہ جو کیا ہے اللہ نے جب آپہنچے گا اُسکو ڈھیل نہ ہو گی اگر تم کو سمجھ ہے''۔ مرنے کے بعد عالم برزخ ہو گا قرآن فرماتا ہے کہ'' اور ان کے پیچھے پردہ ہے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں[74]''۔ جب کہ گمراہ لوگ جہنم[75] اور متقی لوگ جنت میں ہوں گے۔[76] اس لئے اللہ کی قربت حاصل کرنے والے لوگوں کے لئے انعام واکرام کا وعدہ کیا گیا ہے۔[77] کیونکہ یہی لوگ زندگی میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے تھے: ''وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ------------ ''۔[78] یعنی'' اور وہی اللہ ہے جو پہلی بار تخلیق کرتا ہے پھر اس کو دھرائے گا اور یہ آسان ہے اللہ تعالیٰ پر، اور اسکی شان سب سے اوپر ہے، آسمان اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا" اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوقات کا دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔[79] مر کر پھر جی اُٹھنا اور اپنے اعمال کا جواب دینا، نہ صرف اس جہاں میں بلکہ آخرت میں بھی انسان کو وہ مقام فراہم کر دیتا ہے جس کے ذریعے انسان اپنے آپ کو ہر قسم کے غلط کاموں سے دور رکھتا ہے اور آخر میں جب حساب وکتاب ہو گا تو مومن کو پتہ ہوتا ہے کہ اللہ کریم انصاف کرنے والا اور پسند کرنے والا ہے ۔''وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ---- - ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ''۔[80] یعنی'' اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کی قیامت کے دن پھر ظلم نہ ہو گا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگر ہو گا برابر رائی کے دانہ کی تو ہم لے آئیں گے اُسکو اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو''۔ لہذا پل صراط پر سے گزارنے پر اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے۔''وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ''۔[81] یعنی'' اور یہ بات اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں''۔ قرآن کے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ جان لینا چاہیے کہ اس نظام کے علاوہ ایک اور نظام بھی ہے جہاں مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھنا ہے۔ یہ تعلق کوئی فلسفیانہ نہیں بلکہ اس کا تعلق انسان کے اخلاق اور اعمال سے ہے۔ اس ماننے سے یہ لازم ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھے اور مستقبل میں جواب دہی کے نظریئے کو مد نظر رکھتے ہوئے اجر کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے۔ دنیا سے بے نیازی رکھتے ہوئے کفر کا راستہ اختیار کرنے والوں سے دور رہے۔ یہ عیاشی چند روز کی ہے پھر سب گناہ گار جہنم میں جائیں گے جو بدترین جگہ ہے، البتہ اپنے رب سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے جنت تیار کی گئی ہے جہاں نہریں بہتی ہیں اور جنتی لوگ وہاں پر ہمیشہ مقیم رہیں گے اور ان جنتی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر طرح کا سامان ہو گا اور نیک لوگوں کے لئے وہی سب سے افضل ہے۔ (''لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ('' ۔[82] یعنی'' تجھ کو دھوکا نہ دے چلنا پھرنا کافروں کا شہروں میں، یہ فائدہ ہے تھوڑا سا، پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے''۔

نتائج بحث:

زندگی میں مذہب کا اہم کردار رہا ہے۔ تینوں ادیان میں عقیدہ آخرت کے نظریے کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ عقیدہ آخرت کا تصور پایا جاتا ہے لیکن پھر بھی کچھ قوانین ایسے موجود ہیں جس کی وجہ سے یہ مذہب ایک دوسرے سے جدا مقام رکھتے ہیں۔ ہندومت کی قوانین میں عقیدہ آخرت کے نظریئے کے مطابق دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہر انسان اپنے پچھلے جنم یا موجودہ جنم کے کردہ افعال کا پھل لے رہا ہے لہذا دوسری زندگی کا مکمل انحصار، اس زندگی پر ہے۔ انسان کی بدقسمتی اور تکالیف کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نہیں ہے بلکہ انسان خود ہے۔ اسی طرح یہودیت کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ نے خالص توحید، رسالت اور عقیدہ آخرت کی عقائد پر رکھی تھی آج وہ عقائد تقریباً مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں نہ ان کے پاس کتاب اصلی صورت میں موجود ہے اور نہ کوئی دوسرا قانون ،لہذا یہی

تحریف اور غلط بیانی قرآن کی رو سے ظالموں اور انکار کرنے والوں کا کام ہے۔ جب کہ دین اسلام کے قوانین آج بھی ابتدائی حالت میں موجود ہیں جس کا درس حضرت محمد ﷺ نے دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام آخرت کے بارے میں واضح قانون بیان کرتا ہے جس میں ایک گنہگار کے لئے دوزخ جب کہ نیکوکار کے لئے جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے لہذا یہ قانون نہ تو ہندومت کی طرح مبہم اور نہ یہودیت کی طرح تحریف کا شکار ہے اور یہی خصوصیت دین اسلام کو تمام ادیان پر ایک ممتاز مقام عطا کرتا ہے۔

## مصادر و مراجع

---

[1] ابن منظور امام (۶۳۰۔۷۱۱ھ)، لسان العرب، داراحیاء التراث العربی بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۸ھ۔۱۹۸۸ء، جلد ۱، اب، ص ۸۶۔

[2] وارث سرہندی، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ ۲۹۹، اپر مال لاہور، طبع اول اگست ۱۹۸۶ء ص ۲۳۔

[3] From the time of the Upanishads onwards the universal belief in the endless round of re berth become widely accepted in India together with the nation the it was the major task of a human being to break that cycle and attain a state of transcendent freedom while rebirth under the inexorable law of karma took place in time liberation meant reaching a timeless state . DANCOHN – SHERBOK, A concise encyclopedia of Judaism, one world publications (us marketing office) 160 Washington St.4th floor, Boston MA 02114 USA, 1998,P ,151… Swami Paramanada, the Upanishads translated ,Boston ,1919, p ,3 ,chapter ,8,9,10, .

[4] In Hindu mythology the creator of the universe ,the first member of the trimurti,Brahama,visnu and Siva. A concise encyclopedia of Hinduism , P , 41-B

[5] Isvara mean Lord, A generic title given to the creator of the world ..,. DANCOHN –SHERBOK, A concise encyclopedia of Judaism, one world publications (us marketing office) 160 Washington St.4th floor, Boston MA 02114 USA, 1998, P, 86-I.

[6] Used in a very general sense also vistue ,more specifically used by the samkhya system to designate the three principles of all material being .sativa,(light) rajas(excitement) and tama's(darkness).. A concise encyclopedia of Hinduism , P , 78-G

[7] William Dwight Whitney, edited by Charles Rockwell Lanman, Atharva-Veda Samhita Translated with a critical exegetical commentary by, Cambridge Massachusetts ,published by Harvard university ,1905,Second Half Books VIII to XIX,viii,3,To Agni, V,13, page,483…

[8] حسن الدین احمد، بھگوت گیتا، اردو ترجمہ، نیشنل بک ٹرسٹ انڈیا نئی دہلی ۲۵ (ترقی اُردو بورڈ وزارت تعلیم حکومت ہند ۱۹۷۵ء، باب ۱۱، اشلوک ۳۲۔

[9] F.Max Muller, HYMANS OF THE ATHARVA-VEDA ,Sacred Books of the East,( edited ), Motilal Banarsidass , Delhi, Patna , Varansi,Bungalow Road Jawahar Nagar,Delhi-7, first Published Oxford University press ,1897, Reprinted Motilal Banarsidass,1964,Vol,xlii,Book, I ,Chapter, 9,V,1,2,3,4…

[10] ibid,Vol,xlii,Book,XI,Chapter,5,V,14,page,216…

[11] ibid, Vol,xlii,Book, vi ,Chapter, 115,V,1,2,3..

[12] ibid, Vol, xlii, Chapter, X, xii, V,41 to 46… ,

[13] F.Max Muller, THE UPANISHAD , Talavakara Upanishad ,The Sacred Books of the East,( Edited),Motilal Banarsidass , Delhi, Patna , Varansi,Bungalow Road Jawahar Nagar,Delhi-7, first Published,1879, Reprinted,1965,Vol,1,Second Khanda,Ashlok,5,page,149…

[14] بھگوت گیتا، اردو ترجمہ، باب ۱۱، اشلوک ۳۲،

[15] سوامی شری اڑگڑانندجی، شری پرم ہنس آشرم جگتانند یتھارتھ گیتا، شری مد بھگود گیتا کی دائمی تشریح، ضلع مرزاپور اترپردیش، گنگادشہرہ، ۱۹۹۳ء، باب ۱۶، اشلوک ۹۹،

[16] ایضاً، ۱۹۹۳ء، باب ۱۶، اشلوک ۹۴،

[17] ایضاً، باب ۱۶، اشلوک ۲۰،

[18] ایضاً، باب ۱۶، اشلوک ۲۹، ۲۲،

[19] Encyclopedia of Hinduism a continuing series, vol, 9, p, 249

Sri Swami Sivananda, Bhagavad Gita, The Yoga of the imperishable Brahman,A divine life Society - [20]
Publication,P.O,Shivananda nagar 192,Distt Tehri Garhwal ,Uttar Pradesh ,Himalayas,India, ,
Chapter,vii,P, 249

2-1 ,Hindu Belief and Practice , p , 57 and Upanishad ,Pt 1,chapter ,3, v-[21]

[22]بھگوت گیتا، باب ۱۸، اشلوک، ۵۶

[23]اس موضوع پر مزید جن کتب سے استفادہ حاصل کیا گیا۔ What do the scriptures say about survival after death, published

watch tower bible and tract society Inc, international Bible student Association ,Brooklyn New

.1955,York,USA

عبدالرشید ڈاکٹر، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ،، ص، ۱۱۳۔

[24]القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۴۸

[25]ایضاً، ایت، ۶۲

[26]ایضاً، ایت، ۸۰

[27]کتاب مقدس (پرانا اور نیا)، پاکستان بائبل سوسائٹی انار کلی لاہور پاکستان ۱۳۵ ایم۔ ۲۰۱۲ سیریز ۹۳ پی، کتاب ایوب، باب ۱۹، ایت، ۲۵،۲۶

[28]ایضا، کتاب زبور، باب ۹، ایت، ۷،۸

[29]ایضا، کتاب واعظ، باب ۱۱، ایت، ۹

[30]ایضاً، متیٰ، باب، ۵، ایت، ۲۷

[31]ایضاً، لوقا، باب، ۱۲، ایت، ۵۹

[32]پطرس ا، باب، ۴، ایت، ۱۸

[33]ایضاً، متیٰ، باب ۱۶، ایت، ۲۷

[34]ایضاً، متیٰ، باب ۲۳، ایت، ۱۵

[35]ایضاً، باب ۲۴، ایت، ۵۱

[36]ایضاً، باب، ۲۵، ایت، ۳۰

[37]مرقس باب، ۱۲، ایت، ۲۷، مزید، متیٰ باب ۱۱، ایت ۲۳ تا ۳۳، لوقا، باب ۲۰، ایت، ۲۷ تا ۴۰

[38]القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۷۸

[39]ایضاً، متیٰ، باب، ۲۵، ایت، ۴۶

[40]القرآن، آل عمران ۳: ایت، ۷۷

[41]القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۸۰

[42]القرآن، آل عمران ۳: ایت، ۲۴

[43]ایضا ایت، ۲۳

[44]القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۸۹

[45]القرآن، المائدہ ۵: ایت، ۱۸

[46]القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۹۴

[47]ایضاً، ایت۔ ۹۴

[48] ایضاً، ایت، ۹۸

[49] ایضاً، خروج، باب ۳۱، ایت، ۱۲ تا ۱۷

[50] القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۷۲، ۸۱

[51] ایضا ایت، ۸۲، ۸۶

[52] ایضاً ایت، ،۸۷، ۹۶

[53] ایضاً، ایت ۹۸، ۱۰۱

[54] ایضاً، ایت، ۱۰۷، ۱۰۹

[55] ایضاً، ایت، ۱۱۱

[56] ایضاً، ایت، ۱۱۳، ۱۱۶

[57] ایضاً، ایت، ۱۳۵

[58] ایضاً، ایت، ۱۵۶، ۱۶۰

[59] ایضاً، ایت، ۲۱۱، ۲۱۳

[60] ایضاً، ، ایت، ۲۴۶

[61] القرآن، آل عمران ۳: ایت، ۳، ۵

[62] ایضاً ایت، ۱۹، ۲۵

[63] تورات، استثنا، باب ۱۸، ایت، ۱۵ تا ۱۹، متیٰ باب ۲۱، ایت، ۳۳، ۴۶، یوحنا باب، ۱، ایت، ۱۹، ۲۱، باب ۱۴، ایت ۱۵ تا ۳۰، باب، ۱۵، ایت، ۳۵، ۳۶، باب، ۱۶، ایت، ۷ ۱۵،

[64] القرآن، آل عمران ۳: ایت، ۷۵،

[65] القرآن، البقرہ ۲: ایت، ۴۰

[66] القرآن، الاعراف ۷: ایت، ۱۶۷

[67] اس موضوع کے لئے مزید جن کتب سے استفادہ کیا گیا۔

اظہار الحق، رحمت اللہ ہندی، مطبوعہ استنبول جزو اول، ۱۹۱۳۔

احسان الحق ڈاکٹر، یہودیت و مسحیت، مسلم اکیڈیمی محمد نگر لاہور، ۱۹۸۱

محمد اسحاق حافظ، یہود و نصاریٰ قرآن کی نظر میں، ماخوز تفسیر ابن کثیر اور تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور طبع اول، ۲۰۰۴

عبد الغفور عطار، ترجمہ علامہ اختر فتح پوری، یہودیت اور صیونیت، ادارہ اشاعت النبویہ نشاط ہوٹل بلڈنگ فیصل آباد ۱۴۰۲ھ

ابن القیم الجوزیہ ترجمہ زبیر احمد، یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینے میں تالیف مکتبہ البخاری گلستان کالونی نزد صابری پارک لیاری ٹاون کراچی، ۱۹۹۳

ابو اعلیٰ مودودی، یہودیت و نصرانیت، اسلامک بک پبلشرز پوسٹ بکس ۲۰۲۱۰ کویت ۱۹۷۶

کتاب بشیلم ص، ۵۸، ۵۴، اصل تالمود، کتاب مجیلہ ۲۱، کتاب جنیین ۶۲، کتاب پراشون ۷ حرف الف، کتاب ہشاشا ۸ حرف ب، وغیرہ۔

[68] القرآن، ال عمران ۳: ایت، ۱۱۴

[69] القرآن، النساء ۴: ایت، ۱۶۲

[70] القرآن، التوبہ ۹: ایت، ۱۸

[71] القرآن، طٰہٰ ۲۰: ایت، ۱۵

[72] القرآن، سجدہ ۳۲: ایت، ۱۰، ۱۱

[73] القرآن، نوح ۷۱: ایت، ۴

[74] القرآن، المومنون ۲۳: ایت، ۱۰۰

[75] القرآن، ابراہیم ۱۴: ایت، ۲۱

[76] القرآن، طٰہ ۲۰: ایت، ۷۶

[77] القرآن، واقعہ ۵۶: ایت، ۸۸، ۸۹

[78] القرآن، روم ۳۰: ایت، ۲۷

[79] القرآن، لقمان ۳۱: ایت، ۲۸

[80] القرآن، انبیا ۲۱: ایت، ۴۷

[81] القرآن، فاطر ۳۵: ، ایت، ۱۷

[82] القرآن، آل عمران ۳: ایت، ۱۹۶، ۱۹۷